مولانا اللہ یار خاں رحمۃ اللہ علیہ

شیخ التفسیر نمونۂ اسلاف

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

زیر منظر مضمون ۔محسن اہل حدیث' حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ موصوف کی زندگی میں تحریر فرمایا۔اور اپنی کتاب ''دبستان حدیث'' کے صفحہ نمبر 595 پر شائع کیا مضمون کی افادیت کے پیش نظر اسے من وعن شائع کیا جارہا ہے۔لہٰذا اسے اسی تناظر میں پڑھا جائے (ادارہ)

جنوبی پنجاب کے جن اصحاب علم نے درس وتدریس کے ذریعے سے خدمت دین کو اپنا شعار بنایا ان میں ایک عالم دین مولانا اللہ یار خاں ہیں۔ان کے والد کا نام اللہ رکھیا اور دادا کا اسم گرامی محراب خاں تھا۔بلوچ قوم کی رندگوت سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولانا اللہ یار خاں 1943ء کے پس وپیش موضع سکندر والا (ضلع لودھراں) میں پیدا ہوئے غربت اور تنگ دستی کے ماحول میں شعور کی منزل کو پہنچے۔ والد مزدوری کرکے گزر اوقات کرتے تھے۔مسلک کے اعتبار سے بریلوی (حنفی) تھے۔لیکن نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے تھے۔اپنے اس بیٹے (اللہ یار) کی پیدائش سے قبل ایک قبر پر حاضری کی منت مانی تھی۔لیکن غربت کی وجہ سے اس قبر پر حاضر نہیں ہوسکے تھے۔

1951ء میں مولانا اللہ یار نے مدرسہ سبل السلام مراتی والا (لودھراں) میں قرآن مجید ناظرہ' اردو کی ابتدائی کتابیں اور حساب وغیرہ پڑھنا شروع کیا۔چار سال وہاں رہے۔اس وقت اس مدرسے کے مدرس مولانا عبدالرحمٰن جلال پوری تھے جو طلباء کو بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔اپنے فہم کے مطابق مولانا اللہ یار نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

1955ء میں اللہ یار خاں ایک بزرگ ملک محمد یوسف مرحوم کے مشورے سے مراقی والا سے دارالحدیث محمدیہ جلال پور آ گئے۔ وہاں جن حضرات سے حصول فیض کیا' وہ ہیں حضرت مولانا سلطان محمودؒ اور مولانا محمد رفیق اثری۔ ان کے علاوہ مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب (صدر مدرس دارالحدیث لودھراں) اور مولانا محمد صدیق (مظفر گڑھ) کے حضور بھی زانوئے شاگردی تہ کیے۔ جنوری 1963ء میں دارالحدیث محمدیہ (جلال پور والا) میں حضرت مولانا سلطان محمود سے سند فراغت حاصل کی۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا مولانا اللہ یار خاں کا مسلکی لحاظ سے بریلوی خاندان سے تعلق تھا۔ طالب علمی کے زمانے میں جب وہ مشکوٰۃ شریف پڑھتے تھے' ایک دفعہ گھر آئے۔ دادا محراب خاں نے پوچھا کہ تم قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہو صحیح بتاؤ کہ سچا مسلک کون سا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ "قرآن وحدیث" کی رو سے صحیح اور سچا مسلک اہل حدیث ہے۔ ان کے دادا محراب خاں نے اسی وقت بریلویت ترک کر کے مسلک اہل حدیث اختیار کر لیا۔

مولانا اللہ یار خاں نے جنوری 1963ء میں دارالحدیث محمدیہ (جلال پور پیر والا) سے سند فراغ لی تھی۔ اسی وقت اپنے استاذ عالی قدر مولانا سلطان محمود مرحوم ومغفور کے حکم سے وہاں سلسلہ تدریس شروع کر دیا تھا۔ جو اللہ کے فضل سے اب تک جاری ہے' یعنی 45 سال سے اپنے معہد علمی کی مسند تدریس پر فائز ہیں۔ اب تک بلوغ المرام سے لے کر حدیث کی تمام کتابیں بے شمار دفعہ پڑھا چکے ہیں۔ ستائیس اٹھائیس مرتبہ صحیح مسلم کا درس دے چکے ہیں۔ علاوہ ازیں تفسیر' فقہ' اصول حدیث' عربی ادبیات' صرف ونحو' بیان ومعانی وغیرہ کی وہ تمام کتابیں جو دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہیں' متعدد مرتبہ بہت سے طلباء کو پڑھانے کا شرف حاصل کیا اور کر رہے ہیں۔

قرآن مجید سے انہیں بے حد شغف ہے اور تفسیر قرآن ان کا خاص موضوع ہے۔ چنانچہ دارالحدیث محمدیہ کے طلباء کو تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین کا درس نہایت شوق اور اہتمام سے

دیتے ہیں۔ خود انہوں نے بھی ایک تفسیر تحریر فرمائی ہے۔ جو بہت سی مشہور و متداول تفسیروں کے مطالعہ سے ضبط کتابت میں لائی گئی ہے۔

دارالحدیث محمدیہ کی سالانہ تعطیلات کے زمانے میں مولانا اللہ یار خاں صاحب کو مختلف مدارس دینیہ کی طرف سے درس قرآن کے لیے دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ بعض مدارس میں وہ تشریف لے گئے اور دورہ تفسیر پڑھایا' ڈیرہ غازی خاں کے مشہور تدریسی مرکز ''کلیۃ البنات لدراسات الاسلامیہ'' میں انہوں نے مسلسل کئی سال دورہ تفسیر پڑھایا۔ اسی طرح میاں چنوں کے مرکز الدراسات الاسلامیہ میں بھی ان کی یہ خدمت قرآن جاری رہی۔ وہ نہایت مخلص، محنتی اور سرگرم خادم قرآن و حدیث ہیں۔ طلبا ان کے طریق تدریس سے بے حد مطمئن ہیں اور ان کے انداز تفہیم سے مشکل مسائل کی آسانی سے وضاحت ہو جاتی ہے۔

مولانا ممدوح مسلسل ستائیس اٹھائیس سال سے ہر جمعہ کو جلال پور پیر والا سے ملتان جاتے اور وہاں کی ایک مسجد اہل حدیث میں جمعہ پڑھاتے ہیں۔ ان کے وعظ و خطابت سے لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ لوگوں کے فہم کے مطابق سیدھے اور آسان الفاظ میں بات کرتے ہیں۔

سالہا سال سے دارالحدیث محمدیہ کے مطبخ کا انتظام بھی ان کے پاس ہے۔ وہ خود ہی سبزی وغیرہ خریدنے کے لیے دکان پر جاتے اور اپنے کندھوں پر اٹھا کر لاتے ہیں۔ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور علما و طلباء کی خدمت کو اپنے لیے سعادت قرار دیتے ہیں۔

وہ ایک غریب گھر میں پیدا ہوئے اور غربت کی حالت میں ہوش سنبھالا' لیکن علوم دین کی تحصیل اور تدریس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بے حد عزت سے نوازا۔ اب وہ مدرس بھی ہیں' خطیب بھی ہیں اور بہت اچھے واعظ بھی ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ یاد الٰہی اور خدمت دین میں گزرتا ہے۔ یہ ان کی بہت بڑی خوش بختی اور اللہ کا ان پر بہت بڑا کرم ہے۔

یہ سطور 12 ستمبر 2007ء کو لکھی جا رہی ہیں۔ اب تک ان سے بے شمار حضرات استفادہ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں' جن میں سے متعدد علماء کرام مختلف مدارس میں فرائض

تدریسی سرانجام دے رہے ہیں۔ بعض اسی دارالحدیث محمدیہ (جلال پور پیر والا) کی مسند درس پر فائز ہیں۔ مثلاً حافظ عبدالرشید' حافظ محمد رفیق سلفی' حافظ عبدالحمید' مولانا اسامہ عتیق اور مولانا ضیاء الرحمٰن کا شمار ان کے ان سعادت مند تلامذہ میں ہوتا ہے' جنہوں نے اسی دارالحدیث سے تعلیم حاصل کی اور پھر یہیں مصروف تدریس ہوئے۔ ان کے علاوہ حضرت حافظ عبدالستار حماد (مرکز الدراسات الاسلامیہ میاں چنوں) حافظ عبدالغفار مدنی (جامعہ محمدیہ اوکاڑہ) اور دیگر بہت سے اصحاب علم ہیں جن کی مختلف مقامات میں تصنیفی' تدریسی اور خطابتی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہ مولانا اللہ یار کے شاگردان کرام کی وسیع فہرست میں شامل ہیں۔

مولانا اللہ یار کو متعدد مدارس کے ارباب انتظام نے اپنے مدارس میں خدمت تدریسی سرانجام دینے کی دعوت دی' لیکن وہ اس درس گاہ سے اپنا رشتہ توڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس درس گاہ سے انہیں سچی اور حقیقی محبت ہے جو انہیں وہاں سے علیحدہ نہیں ہونے دیتی۔ اس درس گاہ کے بانی اور مولانا اللہ یار کے استاذ گرامی بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ اس سے علیحدگی اختیار کریں۔ ایک مرتبہ ساہی وال کے قاری محمد یحییٰ رسول نگری نے اپنے مدرسے کے کتب خانے کے افتتاح کے لیے مولانا اللہ یار کو دعوت دی۔ اس کا مولانا سلطان محمود صاحب کو پتا چلا تو انہیں شبہ پڑا کہ یہ وہیں نہ رہ پڑیں۔ اس کا اظہار انہوں نے مولانا اللہ یار سے تو نہیں کیا البتہ جامعہ کے ٹائم ٹیبل پر فارسی کے یہ دو شعر لکھ دیئے۔

آموختی از ما بکار دیگراں کردی
ربودی گوہر از ما نثار دیگراں کر دی

(پڑھا ہم سے اور کام دوسروں کے کرتے ہو۔ موتی ہم سے لیا اور نثار دوسرں پر کیا۔)

کہن شاخ کہ زیر سایہ او پر بر آوردی
چوں برگش ریخت آشیانہ ازاو برداشتن ننگ است

(جس پرانی ٹہنی کے سائے میں بیٹھ کر تو نے اڑنا سیکھا' اس کے پتے جھڑنے لگیں تو وہاں سے

آشیانہ اٹھالینا بے وفائی ہے)

یہ شعر پڑھ کر مولانا اللہ یار حضرت مولانا سلطان محمود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب اس دارالحدیث سے میرا جنازہ ہی اٹھے گا۔

شاگرد کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مولانا نہایت خوش ہوئے اور ڈھیروں دعائیں دیں

مولانا اللہ یار کی نرینہ اولاد چار بیٹے ہیں' جن کا مختصر الفاظ میں تعارف یہ ہے۔

(۱)......محمد لقمان خاں؛ یہ مولانا کے بڑے بیٹے ہیں۔ گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں ایس ایس ٹی کے عہدے پر فائز ہیں۔

(۲)......محمد سلیمان خاں؛ انہوں نے بی اے' پی ٹی سی کیا ہے اور اب کاروبار کرتے ہیں۔

(۳)...... محمد عثمان خاں؛ یہ دارالحدیث محمدیہ (جلال پور پیروالا) کے سند یافتہ ہیں۔ مروجہ نصابی علوم اسی دارالحدیث کے ذی مرتبت اساتذہ سے حاصل کیے۔ اب یہیں خدمت تدریس سرانجام دے رہے ہیں۔

(۴)......محمد عمران خاں سلفی؛ یہ مولانا اللہ یار خاں کے چوتھے اور سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ انہوں نے دارالحدیث محمدیہ کے اساتذہ سے تحصیل علم کی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری سے بہت متاثر ہیں۔ تحقیق کا خاص ذوق رکھتے ہیں۔ قادیانیت' شیعیت اور فتنہ انکار حدیث سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کافی وسیع ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا اللہ یار خاں کی زندگی دراز فرمائے اور وہ کتاب وسنت کی زیادہ سے زیادہ خدمت سرانجام دیں۔ ان کے شاگردان گرامی جو مختلف مقامات پر تصنیفی' تدریسی اور خطابتی سرگرمیوں میں مشغول ہیں' ہمیشہ اس کار خیر میں منہمک رہیں۔ مولانا ممدوح کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرے۔' آمین یارب العالمین

☆..................☆..................☆